روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

جلد 47-82 نمبر 210 | بدھ 21 جمادی الاول- 1418ھ 24 تبوک 1376ھش 24 ستمبر 1997ء

دعا کے ساتھ مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
دعا تو ایک ایسی چیز ہے جو ہر مشکل کو آسان کر دیتی ہے۔ دعا کے ساتھ مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ لوگوں کو دعا کی قدر و قیمت معلوم نہیں وہ بہت جلد ملول ہو جاتے ہیں اور ہمت ہار کر چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ حالانکہ دعا ایک استقلال اور مداومت کو چاہتی ہے۔ جب انسان پوری ہمت سے لگا رہتا ہے تو پھر ایک بد خلقی کیا ہزاروں بد خلقیوں کو اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے۔ اور اسے کامل (صاحب ایمان) بنا دیتا ہے۔ لیکن اس کے واسطے اخلاص اور مجاہدہ شرط ہے جو دعا ہی سے پیدا ہوتا ہے۔
(ملفوظات جلد سوم صفحہ 615)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت اور اس کی خشیت کا غلبہ دل پر ہو اور اس میں ایک رقت اور گدازش پیدا ہو کر خدا کے لئے ایک قطرہ بھی آنکھ سے نکلے، تو وہ یقیناً دوزخ کو حرام کر دیتا ہے۔ پس انسان اس سے دھوکہ نہ کھائے کہ میں بہت روتا ہوں۔ اس کا فائدہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ آنکھ دکھنے آ جائے گی اور یوں امراض چشم میں مبتلا ہو جائے گا۔

میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا کے حضور اس کی خشیت سے متاثر ہو کر رونا دوزخ کو حرام کر دیتا ہے، لیکن یہ گریہ وبکا نصیب نہیں ہوتا جب تک کہ خدا کو خدا اور اس کے رسول کو رسول نہ سمجھے اور اس کی سچی کتاب پر اطلاع نہ ہو۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 272)

خود اچھے کام کرو اور بدیوں سے روکو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

وہ سب مجالس جو آج کسی نہ کسی رنگ میں اجتماع میں شامل ہو رہی ہیں ان کو میرا یہی پیغام (......) ہے کہ وہ نیک کاموں کی طرف لوگوں کو بلائیں اور جب نیک کاموں کی طرف بلائیں تو خود نیک کام کریں۔ بدیوں سے دنیا کو روکیں اور جب بدیوں سے دنیا کو روکیں تو خود بدیوں سے رکنے کی کوشش کریں۔ اور کوشش کریں کہ رفتہ رفتہ سب بدیاں اپنی ذات سے نوچ کر باہر پھینک دیں۔ پھر وہ اس لائق ہو جائیں گے کہ ایمان کی تعلیم دیں۔

جو انسان نیکی پر قائم ہو جائے اور بدیوں سے پاک ہو رہا ہو سچا ایمان تو اسی کو نصیب ہوتا ہے اور وہی ہے جو ایمان کی طرف بلانے کی اہلیت اختیار کر جاتا ہے۔

دیکھیں (کلام الٰہی) (-) میں کس طرح تطابق ہے۔ کتنے گہرے رشتے ہیں فرماتا ہے (......) یہی مضمون ہے جو یہاں بیان ہو رہا ہے۔ خدا کی طرف بلانے والے سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے۔ اس سے زیادہ حسین بلاوا اور کس کی طرف ہو سکتا ہے مگر وہی بلاوا حسین ہو گا جہاں بلانے والے کا عمل اس کی تائید کرتا ہو۔ عمل بھی اچھا ہو۔ یہاں بلاوے کو بعد میں رکھا ہے عمل کو پہلے رکھا ہے۔ فرمایا امر بالمعروف کرو۔ اچھے کام کرو بدیوں سے روکو۔ خود بدیوں سے رک جاؤ۔ پھر ایمان لاؤ اور پھر دنیا کو یہ پیغام دو کہ کاش تم ایمان لے آتے تو تمہارے لئے بہتر ہوتا۔ آؤ اور ایمان والوں میں شامل ہو جاؤ۔ پس اس کام کو فضیلت دیں۔ اور اولیت دیں تین مہینوں میں سے جو عرصہ باقی ہے اس میں نومبایعین کو اپنے سینوں سے لگائیں، ان کو پیار دیں، ان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح اپنے ایمان کی گرمی سے زندہ کریں اور طاقت بخشیں اور پھر ان کو آمادہ کریں کہ وہ دنیا میں نکل جائیں۔ ان کو بتائیں کہ (کلام الٰہی) ہمیں بتاتا ہے کہ سچی زندگی پانے والوں کو موت سے کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ جو روحانی طور پر زندگی پا جاتے ہیں وہ چاہے شمال میں جائیں یا جنوب میں جائیں، مشرق میں جائیں یا مغرب میں جائیں وہ غالب بن کر جاتے ہیں، غالب بن کر رہتے ہیں۔ وہ موت سے ڈرتے نہیں ہیں بلکہ مردوں کو زندہ کرنے والے ہو جاتے ہیں۔ پھر ایسے لوگوں کو بار بار اپنی طرف واپس بلاؤ اور ان کو پھر پیار دو۔ تاکہ ان کے اندر مزید تقویت ہو اور تمہارا ایمان بھی مزید طاقت پائے۔ یہ سلسلہ جاری کرو تو دیکھو دیکھتے دیکھتے کس طرح خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دنیا کا جو قبرستان ہے یہ زندگی کی آماجگاہ بن جائے گا۔ آپ قبرستان میں کب تک اکیلے جئیں گے۔

باقی صفحہ 7 پر

خدا تعالیٰ کے حضور میں اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ حاضر ہو جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب نائب ناظر ضیافت لکھتے ہیں۔
خاکسار کے بھانجے عزیزم نعیم خالد سابق قائد ضلع خدام الاحمدیہ راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 14- ستمبر 97ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب صدر جماعت احمدیہ چک لالہ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالرحمان صاحب احمدی آف کپورتھلہ کا پڑپوتا ہے۔ اسی طرح مکرم ملک غلام احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لالیاں کا نواسہ اور مکرم میاں محمد یار صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پڑنواسہ ہے۔
حضرت صاحب نے نومولود کو نام مبارک احمد عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم اقبال ملک صاحب ڈائریکٹر واپڈا (جیالوجسٹ) کامران بلاک اقبال ٹاؤن لاہور مورخہ 19- ستمبر 1997ء کو لاہور میں انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر 50 سال تھی۔ ان کے بھائی مکرم ملک نور الٰہی صاحب صدر حلقہ اقبال ٹاؤن نے جنازہ پڑھایا جس کے بعد احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین ہوئی۔ موصوف مکرم ملک فضل عمر صاحب (وفات یافتہ) دارالنصر غربی ربوہ کے چھوٹے بھائی اور مکرم ملک زیاد عمر اسد صاحب کے چچا تھا۔ احباب سے موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرمہ بشریٰ ضیاء صاحبہ اہلیہ مکرم ضیاء الرحمان صاحب صدر محلہ دارالنصر غربی (ب) ربوہ گذشتہ کئی روز سے بیمار ہیں ہسپتال سے گھر آ چکی ہیں تاہم ابھی کھانسی اور نقاہت بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم منیر احمد قریشی صاحب لاہور کی ہمشیرہ محترمہ زینب قدسیہ قریشی صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد رفیع صاحب امیر جماعت کنری سندھ کی دونوں آنکھوں میں کالا موتیا کا کنری ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

24 تبوک 1376 ھش 24 ستمبر 1997ء

ماہرینِ ابلاغ سے مشورے کی ضرورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ کے تحت آجکل ربوہ میں ہفتہ تربیت منایا جارہا ہے جس کے تحت تربیت کے بارے میں بعض امور متعین طے کر کے مجالس کو دیئے گئے ہیں۔ ان میں دیگر باتوں کے علاوہ روزانہ ایک خصوصی درس بھی شامل ہے۔ اس مقصد کے لئے انصار اللہ ربوہ کی طرف سے ہفتہ بھر کے درسوں کے بارے میں کچھ مواد بھی فراہم کیا گیا ہے تاکہ درس دینے والوں کو آسانی ہو۔

تربیت کے معاملات ایسے ہیں جن کے بارے میں ہمیشہ ہماری ذیلی تنظیمیں مستعد رہتی ہیں اور گاہے بگاہے ان باتوں کو احباب و خواتین کے سامنے لایا جاتا رہتا ہے۔ یہ باتیں موضوع کے لحاظ سے اگرچہ کچھ ایسی نئی تو نہیں ہوتیں مگر ان کی اہمیت ایسی ہے کہ ان کو بار بار احباب جماعت کے سامنے لانا ضروری ہوتا ہے۔ انسانی ذہن اس طرح پر واقع ہوا ہے کہ وہ بات کو سننے اور اس کی اہمیت کو جاننے کے باوجود اس پر عمل کرنے میں سست ہو جاتا ہے۔ اس لئے ایسی باتوں کو مختلف نئے نئے انداز سے سامنے لایا جانا ضروری ہو جاتا ہے۔ یہی طریقہ ہے جس سے یہ نصائح ذہنوں اور لاشعور میں بس جاتی ہیں اور عمل کا روپ دھارنے لگتی ہیں۔

آج کی دنیا کے ذرائع ابلاغ نے یہ اصول اچھی طرح سمجھ رکھا ہے چنانچہ اشتہارات دینے والے اپنی مصنوعات کا ذکر بار بار کرتے رہتے ہیں۔ اخبارات' ریڈیو' ٹی وی وغیرہ ذرائع ابلاغ پر ایک ہی اشتہار روزانہ دیکھنے میں آتا ہے۔ اور جن اشتہارات کی پیشکش کا انداز منفرد ہوتا ہے وہ ذہنوں میں گڑ جاتے ہیں اور ان مصنوعات کو استعمال کرنے پر راغب ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات کسی اشتہار کا کوئی جملہ یا فقرہ بچوں کو اس قدر پسند آجاتا ہے کہ وہ دن بھر اسی کو گنگناتے رہتے ہیں۔ تربیت کے امور میں بھی ذرائع ابلاغ کے انہی اصولوں کو سامنے رکھنا چاہئے تاکہ ہماری پیشکش میں جدت ہو اور پرانی بات سننے والے پر اکتاہٹ طاری نہ کرے بلکہ اس کی دلچسپی کا موجب بنے اور یہ پیاری اور پاکیزہ باتیں ایسے خوبصورت اور موثر رنگ میں سامنے لائی جائیں کہ سننے والے متوجہ ہو جائیں۔

ایک طبقہ تو وہ ہوتا ہے جن کو ایسی باتوں سے ایسی دلچسپی ہوتی ہے کہ وہ بار بار ایک ہی انداز میں ان باتوں کو سننے کے باوجود بور نہیں ہوتا لیکن ایک طبقہ ایسا ہوتا ہے جس کو بات سنانے کے لئے اور اس کو عمل میں ڈھالنے کے لئے نئے سے نیا طریقہ سامنے لانا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لئے ابلاغ کے ماہرین سے استفادہ بھی فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ ایسے احمدی ماہرین ابلاغ جو جماعتی روایات اور ضروریات کو جانتے ہیں وہ سوچ و بچار کر کے ایسی باتوں کو خوبصورت اور موثر رنگ میں سامنے لاسکتے ہیں۔ اس سے ایسے ہفتوں کے انعقاد میں نہ صرف جاذبیت پیدا ہو جائے گی بلکہ اپنے اثر اور تاثر کے اعتبار سے یہ ہفتے زیادہ دیرپا اور گہرے ہو جائیں گے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تربیتی امور پر جو ارشادات فرمائے ہیں وہ ہماری بہت بڑی دولت ہیں۔ ان باتوں کو اگر موثر رنگ میں بار بار سامنے لایا جائے اور پیشکش اور بیان کا ڈھنگ ایسا موثر ہو کہ سننے والا متوجہ ہو جائے تو یہ ارشادات افراد کی کایا پلٹ سکتے ہیں۔

اس ضمن میں نمونے کے طور پر ہم حضرت بانی سلسلہ کا ایک ارشاد پیش کرتے ہیں اگر صرف اسی ارشاد کو موثر لب و لہجے میں بیان کیا جائے' پڑھنے والا محض بے تاثر چہرے سے اس کو نہ دوہرائے بلکہ مناسب ریہرسل کر کے اس کے ایک ایک لفظ میں دل ڈال کر اس کو پڑھے۔ اس کے دل کا درد اس کے چہرے اور آواز سے نمایاں ہو تو یہ ارشادات بلاشبہ جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں یا اپنے مقامات میں بود و باش رکھتے ہیں اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں۔ اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بد چلنی ان کے نزدیک نہ آسکے وہ (عبادات) کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں"

اسی تحریر میں مزید آگے چل کر فرمایا۔

"جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ نہیں رہ سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے۔ کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے۔ اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا۔ کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔"

حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا:۔

"چاہئے کہ تمہارے دل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزہ ہوں اور تمہارے اندر بجز راستی اور ہمدردی خلائق کے کچھ نہ ہو۔
(اشتہار 29 مئی 1898ء)

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر احمدی ان ارشادات پر دل و جان سے عمل کر کے اپنی زندگی میں ایک انقلاب لے آنے والا ثابت ہو۔ آمین۔

سالارِ کارواں کی معیت میں کر سفر
رستے میں اونچ نیچ ہے' اس بات سے نہ ڈر
ہر ہر قدم پر بڑھنے لگا ہے یہ قافلہ
کس درجہ ہو رہا ہے ثمر دار یہ شجر
شکرِ خدا کہ رکھ لی ہے اس نے ہماری لاج
اور کر دیا ہر ایک تعاقب کو بے اثر

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

"ڈِھا بڑا اے"

آج ہم اس کالم میں اپنے قارئین کی خدمت میں مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ (راولپنڈی' پاکستان) کی ایک تحریر پیش کر رہے ہیں جو انہوں نے بطور خاص الفضل انٹرنیشنل کے لئے بھجوائی ہے اور جو لاکھوں احمدیوں کے جذبات کی عکاس ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

پنجاب کی ایک خاتون بزرگ جو ماہ و سال کے بوجھ تلے ثقل سماعت کا شکار ہو کر گویا ۔

سنتی نہیں ہوں بات مکرر کہے بغیر

کی مجسم تصویر بن چکی تھی۔ ٹیلی ویژن کے ایک طویل دورانیہ کے ایک پروگرام کو نہایت انہماک سے دیکھ رہی تھیں۔ سارا گھرانہ ہی اس پروگرام کو دلچسپی سے دیکھنے میں مشغول تھا اور اس کی سحر آفرینی کا طلسم رکا تو بیٹے نے گویا اپنی کیفیت اور لطف ماں کے ساتھ بانٹنے کو پوچھا "اماں کچھ سنا بھی' کچھ سمجھ آیا؟" خاتون بزرگ نے پنجابی میں جواب دیا "پتر سنیا تے نئیں پر ڈِھا بڑا اے" یعنی بیٹا سن تو نہیں پائی لیکن دیکھا بہت ہے۔ یہ طویل دورانیہ کا پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر جماعت احمدیہ جرمنی کا جلسہ سالانہ تھا جس پر پنجابی کا یہ مختصر فقرہ اپنی بلاغت و ابلاغ کی کیفیات کی وجہ سے ایک شاہکار معلوم ہوتا ہے۔ اس فقرے کے اندر ایک جہان معنی آباد ہے اور اپنی کیفیات کو پوری طرح سامع کے ذہن تک پہنچا دیتا ہے۔ اس کی کیفیتیں اور لذتیں اور بیان تہہ در تہہ اور پہلو در پہلو ہیں۔ ماں نے گویا یہ کہا کہ بیٹا ٹیلی ویژن تو نام ہی دیکھنے اور دور درشن اور دور بصری اور دراز بینی کا ہے اور سننے سے دیکھنا اس میں شامل ہے سو سن نہیں پائی تو کیا دیکھا تو خوب ہے۔ ایک مفہوم یہ کہ دیکھا اور جی بھر کے دیکھا۔ نظر اور منظر کے حوالے سے بہت کچھ کے الفاظ میں گویا اس خاتون بزرگ نے یہ بھی کہا۔

دیکھنے والو میرا محبوب نظر تو دیکھو

اور محبوب نظر کے ساتھ مقصود نظر بھی شامل مضمون تھا۔ ایک پہلو ابلاغ کا اس فقرے میں یہ بھی ہے کہ دیکھا اور بہت کچھ دیکھا اور اسی بہت کچھ دیکھنے میں اس خاتون سن رسیدہ کا ماضی اور حال کا دیکھنا سمٹ آیا اور یہ مضمون بھی ادا کر گیا کہ بیٹا خوش نصیب ہوں کہ ٹیلی ویژن کی ایجاد بھی دیکھی لی۔

سارے عالم کو ہمہ تن گوش

دیکھا اور یہ تقابل نظروں میں گھوم گیا۔

یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا

یہ خاتون بزرگ جس کی درازی عمر کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے ایک چھوٹے سے فقرے میں کیا کیا کہہ گئیں' اس کی کیفیت' اس کا لطف بقدر ظرف اور باندازہ توفیق ہی محسوس ہو سکتا ہے۔

غیروں کے لئے اس خاتون کے تبصرے میں گویا یہ پیغام ہے کہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ گویا کہہ رہی ہیں غیروں نے کہا تم سے' غیروں سے سنا تم نے کبھی اپنی آنکھوں سے بھی دیکھو تو معلوم ہو۔ اور اپنے بیٹے سے گویا یہ کہا ہو کہ بیٹا خوب جانتے ہو' جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ صرف دیکھنے اور سننے کی چیز کب تھا۔ اس کے بارے میں تو غیروں نے بھی بارہا کہا کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ میں شمولیت ایک کیف اور تجربے سے گزرنے کا نام ہے۔ لہٰذا سن نہ پاؤں تو کیا "پر ڈِھا بڑا اے" اور اس کیف میں سے اس تجربے میں سے گزر کر نہال ہو گئی ہوں۔

اس خاتون نے جو دیکھا اور جو تبصرہ کیا اس نے ہر دیکھنے والے کے مشاہدے کو گویا زندہ کر دیا ہے۔ جرمنی کے سالانہ جلسہ میں (اہل) نظر نے بہت کچھ دیکھا۔ پہلے تو جلسہ کے انتظامات اور ان کی وسعت ہی حیران کئے دیتی ہے کہ یورپ کے ماحول میں جہاں بڑے سے بڑا سیاسی اجتماع بھی اتنا بڑا نہیں ہوتا۔ اتنے بڑے اجتماع کے سامان اس چھوٹی سی جماعت نے کئے۔ ـ ـ ـ ـ ـ ـ

جلسہ گاہ کا ایک پنڈال کھڑا کرنا ہی کوئی معمولی کام نہیں تھا جو نوجوانوں نے رضاکارانہ طور پر کر دکھایا اور زر کثیر کی بچت اخراجات میں کر دکھائی۔ مگر منظر جو سامنے تھا اس میں پیشہ وارانہ مہارت کا کوئی فقدان نظر نہیں آ رہا تھا۔ رضاکاروں نے وہ کام کر دکھایا تھا جو پیشہ ور اور تربیت یافتہ کارکنوں کی کارکردگی کو مات کئے دیتا تھا۔ اور دیکھنے والوں نے انہونی کو ہوتے دیکھا اور دیکھا کہ ایسا ایک پنڈال ہی نہیں کئی پنڈال بنائے گئے۔ جلسہ کے لئے الگ' رہائش کے لئے الگ' طعام کے لئے الگ اور عرب جلسہ کے لئے الگ' بوزنین اور البانین جلسہ کے لئے الگ الگ جلسہ گاہیں بنائی گئیں۔ دیکھنے والوں نے از جلسہ گاہوں میں موجود افراد کو دیکھا' ان کی تعداد بھی دیکھی اور ٹیلی ویژن کے کیمرے نے ان بھرے ہوئے جلسہ گاہوں میں بیٹھے ہوئے سامعین کے چہرے بشرے اور ان کے جذبات اور کیفیات بھی دیکھنے والوں کو دکھائیں اور خوب دکھائیں۔

یہ بھی دیکھا کہ درجن دو درجن یا سو دو سو ہیڈ فونز کے بس کی بات نہیں رہی۔ اب مختلف زبانوں کے کثیر التعداد سامعین کے لئے الگ جلسے ایک ہی وقت میں منعقد ہوئے۔ دیکھنے والوں نے یہ بھی دیکھا کہ امام جماعت احمدیہ ایک پروگرام سے اٹھ کر دوسرے پروگرام میں تشریف لے گئے۔ ہر جگہ الگ خطاب کیا۔ جس کا رواں ترجمہ کیا گیا۔ رواں ترجمہ بھی ایک دیکھنے کی چیز تھی۔ البانین زبان میں ترجمہ ایک پاکستانی ترجمان اس روانی سے کر رہا تھا کہ گویا اس کی مادری زبان ہے۔ لہجے کا اتار چڑھاؤ بتا رہا تھا کہ وہ رواں ترجمہ کے ساتھ جذبات کی روانی بھی سامعین تک پہنچانے میں کامیاب ہے۔ ایک صاحب نے کہا تھا کہ ہمیں چوبیس البانین ہی دکھا دو جو احمدی ہوئے تو دیکھنے والوں نے البانیہ والوں کا ایک بھرپور جلسہ دیکھا اور البانیہ کی زبان میں جماعت احمدیہ کے کارکنوں کی استعداد بچشم خود دیکھی۔ عربوں کے اجتماع میں امام جماعت احمدیہ کے خطاب کا رواں ترجمہ ایک غیر عرب احمدی مربی کر رہا تھا۔ زبان پر مکمل دسترس اور قدرت دیکھنے کی چیز تھی اور عرب سامعین کے چہروں پر اس خطاب کے خوشگوار اثرات بھی ٹیلی ویژن نے دکھائے۔ دیکھنے والوں نے اس وسیع جلسہ کے سامعین کا نظم و ضبط بھی دیکھا جو ایشیائی بدنظمی کے مقابلہ میں اہل مغرب کو حیران کئے دیتا ہے۔ غرضیکہ اس بزرگ خاتون نے ایک فقرے میں ساری داستان سمو دی۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کی بدولت ہجر کے ماروں نے اپنے غریب الوطن امام کو دیکھا۔ اس امام کے دم قدم سے روز افزوں مہمات دینیہ کی وسعتوں کا منظر دیکھا اور اس کی دعاؤں کے طفیل لحہ بہ لحہ 'دم بدم' دریا بہ دریا' یم بہ یم' برکتوں اور افضال کا نزول دیکھا اور یوں دامان بصیرت و بصارت میں نظاروں کی ایک کہکشاں سمیٹ لی۔ کیا خوب کہا "ڈھا بڑا اے"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 12- ستمبر 1997ء)

فخر الحق شمس

افواہوں کا پھیلنا اور ان کی حقیقت

افواہ ایک معاشرتی عمل ہے جس میں افواہ سچائی سے جھوٹ کی طرف سفر کرتی ہے۔ معاشرے کے افراد افواہوں کو پھیلانے کا موجب بنتے ہیں۔ ہم روزانہ اپنے گرد و نواح میں افواہوں کو پھیلتا دیکھتے سنتے اور یقین کرتے ہیں۔ ایک سے دوسرے کی طرف اور دوسرے سے تیسرے کی طرف افواہیں منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ سچی خبریں اور واقعات کچھ دنوں بعد افواہ میں تبدیل ہو کر جھوٹ کا پلندہ بن جاتے ہیں۔ افواہیں اتنی شدت کے ساتھ پھیلتی ہیں کہ ان کے پیش نظر سچ اور جھوٹ کو الگ الگ کرنے میں بڑی مشکل پیش آتی ہے۔

عام طور پر افواہ غیر شعوری طور پر بعض خدشات' توقعات اور مخالفانہ رویوں کی وجہ سے پھیلتی ہے۔ سب سے زیادہ افواہیں جنگ کے زمانہ یا سیاسی بحران کے موقع پر پھیلتی ہیں۔ کیونکہ اس وقت مخالف طاقتوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ عوام کو اصل ٹارگٹ سے ہٹا کر دوسرے غیر اہم موضوعات میں الجھا دیا جائے۔ زمانہ امن میں بھی افواہوں کے پھیلنے کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ آئے دن ہم اپنے ماحول میں افواہوں کو سنتے اور پھیلتا ہوا دیکھتے ہیں اور ان پر یقین بھی کر لیتے ہیں۔ ہم کسی محفل میں بیٹھے ہوں تو وہاں بے شمار افواہیں سننے کو ملتی ہیں۔ ہمیں علم بھی نہیں ہوتا کہ جو واقعات اور خبریں ہم نے سنی ہیں وہ افواہیں اور جس گفتگو میں ہم نے دلچسپی سے حصہ لیا ہے۔ اس میں سچائی نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ افواہیں سینہ بہ سینہ سفر کرتے ہوئے اس مقام تک پہنچ جاتی ہیں کہ ہر شخص ان کو ماننے پر تیار ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات سچی خبریں یا مثبت اطلاعات بھی پھیلتے پھیلتے منفی ہو جاتی ہیں۔

موجودہ دور میں افواہ پھیلنے کا طریق کار' زمانہ' جگہ اور موقع مخصوص نہیں ہے۔ اس کے برعکس گزشتہ دور میں بعض مخصوص اور محدود حالات و تناظر میں ہی افواہیں جنم لیتی اور پھیلتی تھیں۔

عام طبقہ سے لے کر اونچے طبقے تک' ایک فرد سے لے کر ملکوں کے مابین افواہوں کا سفر جاری رہتا ہے۔ عالمی سطح پر مختلف ممالک ایک دوسرے کے خلاف افواہیں پھیلاتے رہتے ہیں۔ خاص طور پر زمانہ جنگ میں یہ سلسلہ زور پکڑ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بے شمار ادارے' ایجنسیاں اور ذرائع ابلاغ افواہیں پھیلانے کا موجب بنتے رہتے ہیں۔

عام حالات میں بعض اخبارات کسی خبر میں دلچسپی پیدا کرنے کے لئے یا اپنے قارئین کی تعداد بڑھانے کے لئے افواہیں شائع کر دیتے ہیں۔ ملکی مفاد کے خلاف افواہوں کی روک تھام اور غلط اطلاعات اور خبروں سے محفوظ رہنے کی خاطر عموماً جنگ کے دنوں میں اخبارات پر سنسر شپ کی پابندیاں عائد کر دی جاتی ہیں۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ افواہ کا پھیلانا ایک غیر شعوری عمل ہے۔ اس میں افواہ ساز یا افواہ پھیلانے والے کا خوف اور مفاد بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایک شخص کوئی افواہ سنتا ہے تو وہ اس میں سے غیر شعوری طور پر اپنے مزاج کے خلاف باتوں کو خارج کر دیتا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنی منشاء کے مطابق اس میں کئی اضافے بھی کر لیتا ہے۔ مثلاً ایک افواہ یہ ہے کہ "آج کل شہر میں بچوں کو اغواء کرنے والا گروہ آ گیا ہے۔" جب ایک شخص یہ افواہ سنتا ہے تو اپنے مزاج کے مطابق "گروہ" کا لفظ خارج کر کے "عورتیں" کا لفظ شامل کر دیتا ہے۔ اور یہ افواہ بگڑ کر یہ شکل اختیار کر جاتی ہے کہ "آج کل شہر میں بچوں کو اغواء کرنے والی عورتیں آ گئی ہیں۔" اسی طرح وہ شخص اپنی منشاء کے مطابق اس افواہ میں کئی اضافے بھی کر لیتا ہے۔ اور پھر اس افواہ کی نئی شکل جو سامنے آتی ہے وہ کچھ یوں ہوتی ہے۔ "آج کل شہر میں بچوں کو اغواء کرنے والی عورتیں آ گئی ہیں۔ جو ان کو اغواء کر کے قتل کرتی ہیں اور ان کے اعضاء فروخت کر دیتی ہیں۔" پھر اس کے ساتھ ساتھ مختلف نوعیت کی باتیں شامل ہوتی رہتی ہیں۔ الغرض افواہ کا یہ سفر غیر شعوری طور پر جاری رہتا ہے اور اس شخص کو احساس بھی نہیں ہوتا کہ وہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصیر احمد انجم- ناظم اعلیٰ صنعتی نمائش

تیسری آل پاکستان سالانہ صنعتی نمائش 1997ء

زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

مورخہ 14-15-16 اگست 1997ء مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام ایوان محمود ربوہ میں تیسری آل پاکستان صنعتی نمائش کا انعقاد کیا گیا۔ کیونکہ اس سال پاکستان کا پچاسواں یوم آزادی منایا جا رہا ہے اس لئے پاکستان گولڈن جوبلی کے حوالے سے بھی اس نمائش کو منعقد کیا گیا۔ خدا کے فضل سے یہ نمائش بہت کامیاب رہی' ہزاروں شائقین نے تین دن تک اس نمائش کو ذوق شوق سے دیکھا اور لطف اندوز ہوئے۔ اس نمائش کا پس منظر اور تفصیلی رپورٹ درج ذیل ہے۔

پس منظر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی بانی خدام الاحمدیہ نے احمدی نوجوانوں کے لئے شعبہ صنعت و تجارت اس لئے قائم کیا تھا کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کے عادی ہوں اور کوئی نہ کوئی ہنر ضرور سیکھیں آپ نے 23۔ اکتوبر 1950ء کو نوجوانوں کو فرمایا۔

"ہر خادم کو کوئی نہ کوئی ہنر آنا چاہئے۔ پڑھنا لکھنا غیر طبعی چیز ہے اور ہنر ایک طبعی چیز ہے۔ جو ہر جگہ کام آ سکتی ہے۔ پیشہ ور ہر جگہ اپنے گزارے کی صورت پیدا کر لیتا ہے اور لوگ اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں......"

نیز فرمایا:۔

"مختلف قسم کے ہنر اور پیشے جاننا غیر ملکوں میں جانے کے لئے بڑی سہولت پیدا کرنے والی چیز ہے اور ان کے ذریعے وہاں آسانی سے روزی کمائی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ہماری جماعت کی ترقی میں بھی ان پیشوں کا بہت حد تک دخل ہے۔"

شعبہ صنعت و تجارت کی اس اہمیت اور خدام کے ذوق و شوق کو دیکھتے ہوئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی خواہش پر گزشتہ تین سال سے آل پاکستان صنعتی نمائش منعقد کرنے کا سلسلہ جاری ہے اور امسال تیسری آل پاکستان صنعتی نمائش کا اہتمام ایوان محمود ربوہ کے وسیع ہال میں کیا گیا۔

انتظامیہ تیسری سالانہ آل پاکستان صنعتی نمائش کے سلسلہ میں کام کو بطریق احسن انجام دینے کے لئے شعبہ جات اور ان کے ناظمین تجویز کر کے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان سے ان کی منظوری لی گئی۔ انتظامیہ کی تفصیل یوں ہے۔

ناظم اعلیٰ: خاکسار نصیر احمد انجم
نائب ناظم اعلیٰ: حافظ حفیظ الرحمٰن صاحب
ناظم نمائش گاہ: مکرم سلیم الدین صاحب
ناظم تربیت و رہائش: مکرم ظفر اللہ خاں طاہر صاحب
ناظم سمعی و بصری و انعامات: مکرم عبد السمیع خان صاحب
ناظم رابطہ: مکرم حافظ عبد الاعلیٰ صاحب
ناظم آب رسانی و صفائی: مکرم انتصار احمد صاحب نذر
ناظم مہمان نوازی: مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب
ناظم خوراک: مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مبشر
ناظم رجسٹریشن: مکرم سید مبشر احمد صاحب ایاز
ناظم نظم و ضبط و استقبال والوداع: قمر احمد صاحب کوثر
ایڈیشنل ناظم نظم و ضبط: مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب
ناظم روشنی: مکرم خلیل احمد صاحب تنویر
ناظم اسٹیج و اشاعت: مکرم فخر الحق شمس صاحب
ناظم طبی امداد: مکرم ڈاکٹر عبد اللہ پاشا صاحب
ناظم حاضری و نگرانی: مکرم راجہ رفیق احمد صاحب
ناظم اسٹال: راجہ رشید احمد صاحب

جملہ انتظامیہ نے نمائش کے انعقاد کے سلسلہ بہت تعاون کیا۔ تمام ناظمین نے اپنے اپنے شعبہ کی سکیمیں مجلس عاملہ میں پیش کیں۔ جن کو گفت و شنید' غور و خوض اور ترامیم کے بعد منظور کیا گیا۔ ان منظور شدہ سکیموں کی ضرورت کے مطابق بجٹ تیار کیا گیا جسے محاسبہ کمیٹی میں رکھا گیا بعد ازاں محاسبہ کمیٹی کی سفارشات کی روشنی میں یہ بجٹ مجلس عاملہ نے منظور کیا۔ سکیموں اور بجٹ کی منظوری کے ساتھ ہی صنعتی نمائش کے جملہ شعبوں نے اپنا اپنا کام شروع کر دیا۔ انتظامیہ نے میٹنگز کر کے انتظامات کو بہتر بنانے کے بارہ میں بہت سی تجاویز زیر غور لا کر ضروری اقدامات کئے۔

کام کا باقاعدہ آغاز:۔ انتظامیہ کی تشکیل کے بعد اس کی پہلی میٹنگ 6۔ اگست کو ہوئی۔ اور انتظامیہ کی کارگزاری مکرم ناظم صاحب اعلیٰ مجلس عاملہ کے اجلاس میں پیش کرتے رہے۔ اس طرح ساری مجلس عاملہ اور بالخصوص صدر محترم کے قیمتی مشوروں سے انتظامیہ مستفید ہوتی رہی۔ نمائش سے قبل ایک بکرا صدقہ دیا گیا اور حضرت امام جماعت الرابع کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا گیا۔

رابطہ:۔ قائد اضلاع و علاقہ سے دو ماہ قبل رابطہ کیا گیا اور ضروری ہدایات پر مشتمل ایک سرکلر اضلاع کو بھجوایا گیا۔ اس نمائش میں شمولیت اختیار کرنے کے لئے اضلاع کو متعدد خطوط لکھے گئے۔ اس کے علاوہ دیگر ذرائع بھی رابطہ کے لئے استعمال کئے گئے۔

جائزہ انتظامات مورخہ 12۔ اگست کو ایک خصوصی تقریب میں انتظامیہ صنعتی نمائش کے ناظمین' نائبین و معاونین حاضر ہوئے جہاں صدر صاحب نے انہیں ڈیوٹی کی اہمیت کے بارہ میں گراں قدر ہدایات دیں۔ مورخہ 13۔ اگست ساڑھے نو بجے رات صدر محترم نے ناظم صاحب اعلیٰ کے ہمراہ موقع پر جا کر مختلف شعبوں کو کام کرتے ہوئے دیکھا اور انہیں مفید ہدایات دیں۔

افتتاحی تقریب تیسری سالانہ صنعتی نمائش کی افتتاحی تقریب 14۔ اگست 1997ء کو صبح سات بجے ایوان محمود کے غربی لان میں منعقد ہوئی۔ اسٹیج کو پاکستان گولڈن جوبلی کے حوالے سے خصوصی طور پر سجایا گیا تھا۔ پاکستانی پرچم پر مشتمل جھنڈیاں لگائی گئی تھیں۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ و امیر مقامی ربوہ تھے۔ تلاوت' عہد اور نظم کے بعد خاکسار نے رپورٹ پیش کی جس میں نمائش کے پس منظر اور انتظامات کے بارے میں بتایا۔ مہمان شرکاء کو خوش آمدید کہا اور مہمان خصوصی کا تعارف کروایا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی محترم ملک خالد مسعود صاحب نے اپنے خطاب میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی کوششوں کو سراہا اور ان کی کامیابی کی دعا کی۔ آخر پر آپ نے نمائش کی کامیابی کے لئے دعا کروائی۔ دعا کے بعد مہمان خصوصی نمائش گاہ کی طرف تشریف لے گئے اور فیتہ کاٹ کر نمائش کا افتتاح کیا اور دیگر مہمانوں کے ہمراہ نمائش ملاحظہ کی۔ بعد ازاں جملہ مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔

رجسٹریشن دفتر رجسٹریشن ایوان محمود میں ہی قائم کیا گیا تھا۔ پاکستان کے دور و نزدیک کے اضلاع سے شرکت کرنے والے خدام سے رجسٹریشن فارم پر کروا کے ٹکٹ رجسٹریشن جاری کیا گیا۔ یہ نمائش ضلعی بنیاد پر منعقد کی گئی۔ نمائش میں مندرجہ ذیل 28 اضلاع کے 127 خدام نے شرکت کی جب کہ گزشتہ سال 24 اضلاع کے 117 خدام نے شرکت کی تھی۔

سانگھڑ' فیصل آباد' سیالکوٹ' کراچی' جہلم' لودھراں' ملتان' شیخوپورہ' سرگودھا' نارووال' نواب شاہ' حافظ آباد' لاہور' منڈی بہاؤالدین' کوئٹہ' اوکاڑہ' جھنگ' گوجرانوالہ' اسلام آباد' حیدر آباد' قصور' بدین' خوشاب' ساہیوال' بہاولنگر' بھکر اور ربوہ۔

رہائش و تربیت تمام بیرونی خدام کے لئے رہائش کا انتظام ایوان محمود میں ہی کیا گیا۔ دوران نمائش باقاعدہ عبادت باجماعت کا انتظام کیا گیا۔ فجر کے بعد درس ہوتا رہا۔

نمائش گاہ نمائش گاہ ایوان کے وسیع ہال کو بنایا گیا۔ پاکستان گولڈن جوبلی کی وجہ سے ہال کو بڑی محنت سے سجایا گیا تھا۔ دیواروں پر مختلف چارٹس آویزاں کئے گئے تھے۔ پاکستان کے پرچم' جھنڈیوں اور لائٹنگ کے ذریعے ہال کو دیدہ زیب بنایا گیا تھا۔ میزوں پر سفید چادریں ڈال کر ہر ضلع سے آنے والی اشیاء نفاست کے ساتھ رکھی گئیں۔ کل 682 اشیاء نمائش کے لئے رکھی گئیں۔ جب کہ گزشتہ سال 438 اشیاء رکھی گئی تھیں۔ ان اشیاء میں ہینڈی کرافٹس' ماڈلز' تصاویر' کیلی گرافی' سکیچز' چارٹس' الیکٹرونکس اور اہم معلومات کی کمپیوٹر پروگرامنگ وغیرہ شامل تھیں۔

نمائش میں داخلے کے لئے ٹکٹ رکھا گیا جس کی قیمت دو روپے تھی۔ اندازاً 9 ہزار افراد نے یہ نمائش دیکھی۔ خواتین کے لئے علیحدہ اوقات مقرر تھے۔ مہمانوں کے تاثرات اور تبصرے کے لئے Vistors Book بھی رکھی گئی تھی۔

طعام:۔ مہمان شرکاء کے لئے تین وقت کھانے کا انتظام ایوان محمود کے غربی لان میں کیا گیا تھا۔

مہمان نوازی:۔ تمام شرکاء اور خدام کی حسب ضرورت چائے اور مشروبات سے تواضع کی گئی جس کا انتظام گیسٹ ہاؤس خدام الاحمدیہ میں کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ افتتاحی اور اختتامی تقریب کے مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

سٹال:۔ سالانہ صنعتی نمائش کے لئے امسال انتظامیہ میں نئے شعبے کا قیام عمل میں آیا۔ ناظرین نمائش کے لئے اچھی' معیاری اور صاف ستھری اشیاء اور ریفرشمنٹ پیش کرنے کے لئے ناظم سٹال کا تقرر کیا گیا۔ چنانچہ یہ تجربہ کامیاب رہا اس سٹال پر معیاری اشیائے خورد و نوش مناسب نرخوں پر رکھی گئی تھیں جن میں آئس کریم' بوتلیں' سموسے' پکوڑے' چاٹ وغیرہ شامل تھیں۔ شائقین و ناظرین ذوق و شوق سے یہاں آئے اور لطف اندوز ہوئے۔ خواتین اور بچوں نے بھی بالخصوص سٹال سے فائدہ اٹھایا۔

روشنی:۔ رہائش گاہوں' نمائش گاہ' طعام گاہ اور ایوان محمود کے ماحول میں روشنی کا معقول اہتمام کیا گیا۔ بجلی بند ہونے کی صورت میں جنریٹر سے روشنی مہیا کی گئی۔

آب رسانی و صفائی احاطہ ایوان محمود میں میٹھے پانی کی فراہمی کو ممکن بنایا گیا' روزانہ نمائش گاہ' ماحول اور بیوت الخلاء کی صفائی کا خصوصی انتظام کیا گیا۔ وضو والی جگہ پر صابن بھی مہیا کیا جاتا رہا۔ ایوان محمود کے دونوں اطراف ٹھنڈے پانی کے ڈرم رکھے گئے۔

نظم و ضبط:۔ 13۔ تا 17۔ اگست ایوان محمود کے گیٹ پر ڈیوٹی کا انتظام کیا گیا۔ ماحول کی حفاظت کی ذمہ داری احسن طریق پر انجام دی گئی۔

سمعی بصری:۔ شعبہ سمعی بصری نظارت اشاعت کے تعاون سے افتتاحی و اختتامی تقریب کے علاوہ نمائش گاہ اور دیگر اہم مواقع کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریکارڈنگ کی گئی۔ شریک خدام سے ان کی بنائی ہوئی اشیاء کے بارہ میں تفصیلی انٹرویو بھی ریکارڈ کیے گئے۔ اس یادگار نمائش کی کوریج کے لئے تصاویر بھی بنائی گئیں۔ شائقین میں سے بھی بعض کے انٹرویو کیے گئے۔

شرکاء کے اعزاز میں عشائیہ:۔
مورخہ 16۔ اگست رات شرکاء خدام کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا۔ اس میں محترم صدر صاحب اور مرکزی عاملہ کے اکثر ممبران نے شرکت کی۔

مہمان شرکاء کے ساتھ صدر مجلس کی ملاقات:۔ مورخہ 16۔ اگست صبح ساڑھے سات بجے مہمان شرکاء نمائش سے صدر محترم نے میٹنگ کی۔ محترم صدر صاحب نے شرکاء کو خوش آمدید کیا۔ اس موقع پر آپ نے نمائش سے متعلق اپنے خوشکن تاثر اور شرکاء کی محنت پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

بسلسلہ گولڈن جوبلی پاکستان:۔ اس نمائش کا اہتمام خاص طور پر پاکستان کی آزادی کے پچاس سال مکمل ہونے کے سلسلے میں کیا گیا تھا۔ اس نمائش کو سجانے اور اس کے لئے مختلف چیزیں بنانے میں پاکستان کی گولڈن جوبلی کو خاص طور پر مد نظر رکھا گیا تھا۔ تحریک پاکستان میں جماعت احمدیہ کے کردار کو چارٹس اور گرافس کے ذریعہ نمایاں کیا گیا اس طرح الیکٹرانک برین کے ذریعہ بھی پاکستان کے متعلق معلومات زائرین تک پہنچائی گئیں۔ علاقہ لاہور نے اس سلسلہ میں خصوصی چارٹس تیار کیئے۔

اختتامی تقریب:۔ سالانہ صنعتی نمائش کی اختتامی تقریب مورخہ 16۔ اگست رات ساڑھے نو بجے ایوان محمود کے غربی لان میں منعقد کی گئی۔ اس تقریب کے لئے معززین کو کافی تعداد میں دعوت نامے بھجوائے گئے۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم سید میر مسعود احمد صاحب انچارج شعبہ تخصص نے نمائش دیکھی۔ اس کے بعد تقریب کا آغاز تلاوت سے ہوا۔ عہد اور نظم کے بعد خاکسار ناظم اعلیٰ نے تیسری آل پاکستان صنعتی نمائش کی رپورٹ پیش کی اور مہمان خصوصی کا تعارف کروایا۔ بعد ازاں مہمان خصوصی محترم میر مسعود احمد صاحب نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ انعامات میں شیلڈز، کتب اور اسناد امتیاز دی گئیں۔ تقسیم انعامات کے بعد مہمان خصوصی نے دعا کروائی اور یوں اس تقریب کا اختتام ہوا۔

تاثرات محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ "تدریجاً نمائش میں ترقی، جدت اور وسعت پذیر ہے۔ اللہ مبارک کرے"

محترم ملک خالد مسعود صاحب ناظر امور عامہ "(اللہ احسن جزا دے) قابل تحسین و آفرین کاوشیں ہیں"

محترم سید مسعود احمد صاحب نگران شعبہ تخصص "بہت خوب ہے"

مکرم سید منصور احمد صاحب بشیر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ "(سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، بہت محنت کی گئی ہے۔ تاہم ابھی بہت کچھ بہتری کی گنجائش ہے"

چند اہم امور:۔ آغاز سے ایک روز قبل صدقہ دیا گیا۔

ہر شریک خادم کو سند شرکت دی گئی۔

ہر شریک خادم کو ہدایت نامہ جاری کیا گیا۔

ہر شریک خادم سے ایک کوائف فارم پر کروایا گیا۔

جملہ شرکاء نمائش کو نمائش کے بعد شکریے کے خطوط لکھے گئے۔

جن اضلاع سے نمائندگی نہیں ہوئی تھی آئندہ سال انہیں ہمت سے کام کرنے کی تحریک کی گئی۔

جن قائدین اضلاع نے نمائندگی کروائی انہیں بھی شکریہ کے خطوط لکھے گئے۔

اعزاز پانے والے خدام و نتائج

مندرجہ ذیل خدام نے مختلف شعبہ جات میں پوزیشنز حاصل کیں بغرض ریکارڈ و دعا ان کے اسماء پیش ہیں۔

نتیجہ دستکاری اول۔ داؤد سلیمان ولد محمد سلیمان، بھاٹی گیٹ لاہور، لکڑی اور فارمیکا سے لڈو اور شطرنج۔

دوم۔ لطف الرحیم ولد عبدالسلام، فیکٹری ایریا حیدر آباد، پلاسٹر آف پیرس سے تیار چند نمونے۔

سوم۔ فیاض احمد ملک گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ، آرائشی مچھلی۔

حوصلہ افزائی۔ اشتیاق احمد ولد اشفاق احمد، سرگودھا شہر، لکڑی کے آرائشی پیس۔

نتیجہ الیکٹرونکس اول۔ طاہر احمد ملک ولد ملک وسیم احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور، سولر بیٹری چارجز۔

دوم۔ عفان بن ارشد ولد چوہدری ارشد علی صاحب گلشن راوی لاہور، الیکٹرانک کمیونیکیشن سسٹم۔

سوم۔ توصیف راجپوت ولد کرامت اللہ، عزیز آباد کراچی انٹرنیٹ پر جماعت کی ہسٹری۔

حوصلہ افزائی۔ یحییٰ صادق مفتی ولد مجتبیٰ صادق مفتی صاحب، صدر کراچی کمپیوٹر پروگرامنگ۔

نتیجہ ماڈلز اول۔ ظہیر احمد ولد نذیر احمد صاحب، فضل عمر فیصل آباد تاج محل۔ مینارہ (-) وغیرہ۔

دوم۔ منور احمد شہزاد ولد مبارک احمد کوئٹہ شہر مینارہ (-) لکڑی کا ماڈل۔

سوم۔ رشید احمد ولد فیض احمد صاحب سول لائن گوجرانوالہ پہلوانی کے آلات کے ماڈل۔

حوصلہ افزائی۔ سہیل احمد قریشی ولد طفیل احمد سیالکوٹ شہر گھر کا ماڈل۔

نتیجہ پینٹنگز + فوٹو گرافی + کیلیگرافی اول۔ نفیس احمد ولد چوہدری محمد حنیف صاحب، دار الرحمت وسطی ربوہ، مینارہ (-) اصول کی فلاسفی۔

دوم۔ وقار احمد قریشی ولد مبارک احمد، ناظم آباد کراچی تصویر حضرت بانی سلسلہ۔

سوم۔ سیف الاسلام طاہر ولد داؤد احمد قریشی صدر کراچی شیر کی تصویر

حوصلہ افزائی۔ عطاء اللہ صدیقی محمود آباد کراچی، مینارہ (-) کی پینٹنگ۔

نتیجہ متفرق اول۔ عمران قیصر ولد بشیر احمد دار الحمد فیصل آباد، 365 ممالک کی ٹکٹیں اور 29 ممالک کے سکے

دوم۔ طیب احمد رانا ولد سیف الرحمان صاحب، شورکوٹ کینٹ جھنگ، گندم کے تنے سے بنائے ہوئے فریم۔

سوم۔ ڈاکٹر مبارک احمد صاحب ولد شریف احمد صاحب، حافظ آباد شہر، ہومیوپیتھک پوٹنٹائزر۔

حوصلہ افزائی۔ مدثر شاہد ولد منور احمد شاہد، وحدت کالونی لاہور مختلف چارٹس۔

خصوصی انعامات 1۔ وسیم احمد مغل گوجرانوالہ الیکٹرک چکی

2۔ عبدالعزیز ولد محمد یار سلانوالی سرگودھا فرنیچرز دستکاری

3۔ فضل احمد ولد محمد شریف شیخوپورہ چارٹس۔

4۔ عارف احمد ولد مظفر احمد دار العلوم وسطی ربوہ، بیت اللطیف کا ماڈل۔

5۔ حفیظ اقبال ساحر ولد لطف الرحمان ناز دار الشکر ربوہ پینٹنگز۔

6۔ شیخ نثار احمد ولد شیخ محمود احمد سمہ سٹہ بہاولپور پینٹنگز۔

7۔ محمد ظفر اللہ ولد محمد شریف طاہر، سانگھڑ شہر سانگھڑ تھرموپول سے Love For All۔

8۔ نسیم احمد ولد عبدالغفور خوشاب شہر، فرنیچر کے ماڈل۔

9۔ احمد خالد قمر ولد قاسم علی صاحب، دار الفضل فیصل آباد، مینارہ (-)

10۔ شعیب منیر ولد منیر احمد طاہر نواب شاہ شہر، تھرموپول کے ماڈلز۔

11۔ نجیب احمد ولد سلطان احمد، شاہ تاج منڈی بہاؤالدین، لکڑی سے ایک ورزشی آلہ۔

12۔ مقصود احمد ولد فیض احمد ظفر، جنرل ہسپتال لاہور F.M. مائیک۔

یاد رفتگان

نصیرہ نسیم - کوئٹہ

محترم چوہدری فتح محمد صاحب

میرے بہت پیارے اباجی چوہدری فتح محمد صاحب 20۔ نومبر 1995ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ بہت بار کوشش کی کہ ان کی شفقتوں محبتوں اور دعاؤں کا ذکر کروں مگر شدت جذبات سے لکھ نہ سکی لیکن بعد میں ہونے والے حادثہ نے یہ ثابت کیا کہ یہ سب کچھ عالم الغیب حی وقیوم خدا کی مشیت تھی اباجی کی وفات کو ڈیڑھ سال بھی پورا نہ ہوا تھا کہ میرا بہت ہی پیارا بھائی (چوہدری رشید احمد زیروی) جو اپنے باپ کو ساری اولاد سے زیادہ عزیز تھا وہ بھی 25۔ مئی 1997ء کو علی الصبح اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔

اپنے اباجی اور پیارے بھائی کی کس کس بات کا ذکر کروں یادیں ہیں کہ ساون بھادوں برساری ہیں کسی شاعر نے بہت خوب کہا ہے کہ ؎

آنسو کسی کی یاد سے اتنے قریب تھے
آیا ہی تھا خیال کہ آنسو ٹپک پڑے

مگر میرا حال تو اس سے بھی سوا ہو گیا یادیں ہیں کہ اشک بن کر پلکوں میں موتی پروئے رکھتی ہیں اور ہر وقت دل سے یہی دعا نکلتی ہے اے غفور الرحیم خدا میرے ان دونوں پیاروں پر خصوصی عنایات کرنا اور اپنے پیار کے سائے میں رکھنا۔ ان دونوں ہستیوں نے ہمیں اتنی شفقتیں، محبتیں اور دعائیں دی ہیں جن کو ہم کبھی بھول نہ پائیں گے۔ دونوں مجسم دعا تھے اور دونوں مجسم حیا تھے یہ دونوں اوصاف میرے اباجی اور بھائی کے کردار کے نمایاں اوصاف تھے آج لکھنے بیٹھی ہوں تو اپنے محترم دادا جان (چوہدری محمد عبداللہ صاحب) کا بھی ذکر خیر کرنے کو جی چاہتا ہے ہمارے دادا جان کا ہم پر یہ احسان عظیم ہے کہ انہوں نے ہمیں احمدیت کے نور سے منور کیا۔ احمدیت کا نور اسی مبارک وجود کے ذریعے ہمارے خاندان میں داخل ہوا۔ آپ نے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی اور خاندان کی تمام تر مخالفت کے باوجود ثابت قدم رہے باپ کا یہی استقلال ہمارے اباجی کو ملا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹوں اور پانچ بیٹیوں سے نوازا۔ کسی لمحہ بھی خدا پر توکل کم نہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی متضرعانہ دعاؤں کو سنا اور ساری اولاد کو اپنی ہر قسم کی نعمتوں سے نوازا۔ آپ کی دعاؤں کا یہ عالم تھا کہ بارہا آپ کے خدا کے حضور سجدہ میں تضرع سے رونے کی آواز سے ہماری آنکھ کھل جاتی بلاشبہ ایسی دعاؤں کو ہی خدا تعالیٰ شرف قبولیت بخشتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتیں ہمارے دادا جان اور اباجی پر نازل ہوں۔

پیارے بھائی جان کی وفات کا صدمہ اتنا ہے کہ ان کا تصور ہی اشکبار کر دیتا ہے ان کی موہنی سی صورت ہر وقت آنکھوں میں بسی رہتی ہے ہر وقت ایک ہی دعا دل سے نکلتی ہے اے میرے پیارے خدا! میرے پیارے بھائی کے بچوں اور پیاری بھابھی کا خود سہارا بن جا۔ اپنی بے شمار عنایات سے انہیں نواز انہیں صبر جمیل عطاء فرما اور ہماری پیاری امی جان کو اپنے پیارے بیٹے کی وفات کا صدمہ ہمت اور حوصلے سے برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

میرے پیارے بھائی کی زندگی سب سے بڑی سعادت حضرت صاحب کے وہ چند پیار بھرے جملے ہیں جو انہوں نے غائبانہ جنازہ (امریکہ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر) پڑھانے سے قبل ادا

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حامد کریم محمود پولینڈ

سلطنتِ بحرین

قدرتی حالات بحرین کا ملک آبنائے فارس کے درمیان قریباً 35 بڑے اور چھوٹے جزیروں پر مبنی ہے۔ یہ تمام اطراف سے گلف سے گھرا ہوا ہے۔ جزیرہ قطر اس کے مشرق میں سعودی عرب مغرب اور جنوب کی طرف واقع ہے۔ اس کا کل رقبہ 596 مربع کلومیٹر اور ساحل سمندر کا علاقہ 161 کلو میٹر لمبا ہے۔ بحرین کی زمین پتھریلی اور ریتلی ہے اور ملک کی سب سے زیادہ اونچی جگہ "دخان" ہے۔

بحرین کا موسم بہت گرم اور خشک ہے۔ منامہ کا اوسط ٹمپریچر جو کہ دارالحکومت ہے 27 سینٹی گریڈ بہار کے موسم میں گرما میں 34 خزاں میں 28 اور سردیوں میں 19 ہوتا ہے۔ بحرین میں کوئی دریا نہیں ہے۔ جو بارش ہوتی ہے وہ براہ راست سمندر میں یا ریتلی زمین پر گرتی ہے۔

سیاسی حالات بحرین عراق، آبنائے فارس (Persian Gulf) اور انڈین Continent کو ملاتا ہے۔ بہت اہمیت کا حامل ملک ہے۔ اسلام کی آمد سے قبل بحرین کا ملک ایران کے قبضہ میں تھا اور آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بحرین پر مسلمانوں کی حکومت تھی۔ رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد یہ علاقہ "خوارج" کا بہت بڑا مرکز بن گیا اور خوارج کے چار فرقوں میں سے ایک فرقہ جس کا نام Azariqah تھا کی سرگرمیوں کا مرکز تھا۔ بحرین پر کچھ عرصہ مقامی لوگوں کی حکومت بھی رہی۔ 16 ویں صدی میں بحرین پر پرتگیزیوں نے قبضہ کر لیا اور 80 سال تک یہاں قابض رہے۔ اٹھارویں صدی میں بحرین کو ایران کے قانون کے ماتحت کر دیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد احمد بن خلیفہ جو کویت میں رہتے تھے وہ ایران آگئے اور یہاں آ کر کچھ اختلافات شروع کر دیئے اور ایک نئی حکومت کی داغ بیل ڈالی جس کا نام "الخلیفہ" رکھا۔ انگریزی حکومت پہلے سے ہی آبنائے فارس کی خوابیں دیکھ رہی تھی چنانچہ 1820ء میں اس نے بحرین کے شیخ کے ساتھ ایک معاہدہ پر دستخط کئے۔ اور ان کی حکومت میں شراکت کر گئی۔ گویا کہ برطانیہ نے بحرین کو اپنی کالونی بنانا شروع کر دیا اور 19 ویں صدی کے شروع میں بحرین برطانیہ کے زیر تسلط آگیا اور دوسرے ملکوں کے ساتھ بارڈر کا جھگڑا ہوتا رہا۔ ایران نے بحرین کے خلاف کئی جھگڑے کئے لیکن اس کو کامیابی نہ ہوئی۔ بحرین کے بارہ میں بعد میں ایران اور انگلینڈ کے درمیان ایک سمجھوتہ ہو گیا اور اس سمجھوتے کے مطابق تین جزائر "ابوموسیٰ" "طنب کبیر" اور "طنب صغیر" ایران کو مل گئے یہ اصل میں بھی ایران کے حصے تھے لیکن انگریز نے اس پر قبضہ کیا ہوا تھا لیکن اس معاہدہ کے تحت ایران کو واپس مل گئے۔

1971ء میں بحرین ایک خود مختار ملک بن گیا (15۔ اگست 1971ء) بعد میں بحرین اقوام متحدہ اور اسی طرح بین الاقوامی تنظیموں جیسے UNESCO، FAO۔ اسلامک کانفرنس اور عرب لیگ وغیرہ کا ممبر بن گیا۔ بحرین پر اس وقت ایک امیر کی حکومت ہے اور یہ بادشاہت کہلاتی ہے اور اس فیملی کا نام "الخلیفہ" ہے۔ 6۔ دسمبر 1973ء میں ملک کا ایک دستور تیار کیا گیا اور اس کے دوسرے روز الیکشن کروائے گئے تاکہ عوام کی اسمبلی قائم ہو سکے۔ لیکن جلد ہی یہ اسمبلی معطل کر دی گئی۔ اس وقت جس خاندان کی حکومت ہے وہ مطلق العنان کی حیثیت رکھتی ہے اس وقت حکومت امیر اور اس کے مقرر کردہ وزراء پر مشتمل ہے۔

بحرین کی آبادی 371000 ہے جس میں 85.5 فی صد بحرینی 5 فی صد عمانی اور بقیہ ہندوستانی، پاکستانی، ایرانی اور انگریز ہیں۔

سرکاری زبان عربی ہے اور طرز تحریر عربی ہے۔ انگریزی زبان بھی کثرت سے سمجھی جاتی ہے تقریباً تمام بحرینی مسلمان ہیں۔ شرح پیدائش سالانہ 5.1 فی صد ہے۔ آبادی کا 40 فی صد 15 سال عمر سے چھوٹے ہیں۔

دارالحکومت کا نام منامہ ہے جو کہ بحرین جزیرہ کے شمال مغرب میں واقع ہے اور اس کی آبادی 160000 ہے۔ بحرین کا سب سے بڑا شہر "محرق" Muharraq ہے۔ اس کی آبادی 65000 ہے ملک 6 اضلاع پر مشتمل ہے اور ہر شہر کا سربراہ میئر ہوتا ہے۔ جس کا انتخاب کیا جاتا ہے ہر قسم کی سیاسی پارٹی بحرین میں ممنوع ہے۔ دسمبر 1981ء میں ایک 70 بحرینی لوگوں کا گروپ گرفتار کیا گیا کیونکہ ان پر الزام تھا کہ یہ ایران کے ساتھ مل کر بحرینی حکومت کا تختہ الٹنا چاہتے تھے۔

بحرین کی افواج کی تعداد 28000 ہے جن میں سے 24000 بری افواج 300 بحری فوج ہے اور 100 ہوائی فوج میں ہیں۔ پیرا ملٹری جو کہ کوسٹ گارڈ ہیں ان کی تعداد 180 ہے۔ اور پولیس کی تعداد 2500 ہے۔ 1983ء میں دفاعی بجٹ 253191000 امریکن ڈالر تھا

صحت عامہ اور سہولیات 7.8 فی صد بچے ایک سال کی عمر تک پہنچنے سے قبل فوت ہو جاتے ہیں اور باقی لوگ 67 سال کی عمر اوسطاً پاتے ہیں۔ ہر 250 لوگوں کے لئے ہسپتال میں ایک بستر مہیا ہے اور ہر 1350 لوگوں کے لئے ایک ڈاکٹر مہیا ہے۔

تعلیم و تربیت کی سہولیات سکول جانے کی عمر کے بچوں کا 82 فی صد پرائمری سکول جاتے ہیں بالغ تعلیم حاصل کرنے والے 67 فی صد ہیں 201 طلبہ کے لئے ایک ٹیچر مقرر ہے۔

معاشی و مالی حالات ملک میں 600

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 3

ایک خبر کو یا افواہ کو کس طرح مزید بگاڑ کر پیش کر رہا ہے۔

جب ایک خبر فرداً فرداً دس بیس افراد کے ذہنوں میں سے تمام مراحل کے ساتھ گزر کر مزید سفر کرتی ہے تو وہ جڑ سے اکھڑ جاتی ہے۔ اور بات کا بتنگڑ بن چکا ہوتا ہے۔

افواہوں کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ اور یہ تمام قسم کی افواہیں اپنے اپنے ماحول اور خاص پس منظر میں پھیلتی رہتی ہیں۔ جنگ کے دنوں میں یا سیاسی بحران کے دور میں افواہیں لوگوں کے جذبات ابھارنے یا پست کرنے کے لئے پھیلتی رہتی ہیں۔ زمانہ امن میں گروہوں یا افراد کے خلاف یا ان کے حق میں جانبداری کے لئے بھی پھیلائی جاتی ہیں۔ اسی طرح لوگوں کے خوف اور تشویش کے پیش نظر بھی افواہیں پھیلتی رہتی ہیں بعض افواہیں خوش فہمیوں کے پس منظر سے بھی ابھرتی ہیں۔ مثلاً ہر سال بجٹ سے پہلے ملازمین کی تنخواہوں کے بارے میں کئی خوش کن افواہیں سننے میں آتی ہیں۔ اسی طرح 1965ء کی جنگ میں سیاسی اور جنگی اور دیگر اقسام کی افواہیں پھیلتی رہی تھیں۔

ہر افواہ کے چند خد و خال اور مخصوص علامات ہوتی ہیں جن سے ان کو بخوبی پہچانا جا سکتا ہے۔ افواہ ہمیشہ پھیلانے والے پر مدار کرتی ہے۔ افواہ پھیلانے والا خوف، دہشت، عجلت، پریشانی اور جذباتی کیفیت میں ہوتا ہے بعض افواہ ساز لاشعوری طور پر وضاحت اور ملاوٹ کے ساتھ ادھر ادھر کی باتیں شامل کر کے اپنے لہجے کو گھمبیر بنا کر اور بات کو اہمیت دیتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ افواہ ساز جذباتی ہو کر، اپنے چہرے کے تاثرات اور اتار چڑھاؤ سے بھی افواہ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ افواہ پھیلانے والے کی شخصیت کے علاوہ افواہ کی اپنی کئی خصوصیات اور علامات ہوتی ہیں۔ ان پر ہر افواہ کو پہچانا اور پرکھا جا سکتا ہے یہ علامات اور خصوصیات درج ذیل ہیں۔

○ افواہ ہمیشہ بغیر پس منظر کے ہوتی ہے۔

○ افواہ خود بخود سفر کرتی چلی جاتی ہے۔ اس کے پھیلنے میں کوئی روک نہیں ہوتی۔ جب شہر میں پھیلتی ہے تو زبان زدعام ہو جاتی ہے۔

○ ہر افواہ میں نے سنا ہے، اس نے کہا، میں نے خود دیکھا، تقریباً غالباً، فلاں سے فلاں، وہ شے یا چیز دور تھی، اس کے بعد علم نہیں ایسا کیوں ہوا، پھر کیا ہوا، کیا یہ ممکن ہے اور اب کیا ہوگا جیسے الفاظ پر مشتمل ہوتی ہے۔

○ افواہ ہمیشہ مبہم اور غیر واضح ہوتی ہے۔

○ افواہ ہونی یا انہونی کی پابند نہیں ہوتی۔

○ افواہ مزید افواہوں کو بھی جنم دیتی ہے۔

○ ہر افواہ خلاصے سے شروع ہو کر تفصیلات کی طرف جاتی ہے۔

○ ہر افواہ کئی سوالات کو ابھارتی ہے، لیکن افواہ سنانے والا اپنے جذبات کی رو میں بہے چلا جاتا ہے۔ اور ان سوالات کے جواب نہیں دے سکتا۔

○ اکثر افواہوں کی ابتداء سرگوشیوں سے ہوتی ہے اور پھر یہ اپنا مخصوص سفر طے کر کے ہر ایک کی زبان پر آجاتی ہیں۔

○ ہر افواہ کا بیان عام اطلاع اور خبر وغیرہ کے بیان سے ہمیشہ مختلف ہوتا ہے۔ اور خاص طور پر اس میں جذباتیت پائی جاتی ہے۔

○ اکثر افواہوں کا معین آغاز ہوتا ہے نہ ہی انجام ہوتا ہے۔

○ ایک افواہ اگر دو اطراف سے سنی جائے تو ان میں مطابقت نہیں ہوتی بلکہ اکثر جگہوں پر اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض اوقات ایسے مقامات پر آکر افواہیں خود ہی ختم ہو جاتی ہیں۔

○ افواہ خبر نہیں ہوتی لیکن بڑی بڑی خبروں کو جنم دیتی ہے۔

○ افواہ ہمیشہ ہنگامی نوعیت کی ہوتی ہے اور خبر دائمی ہوتی ہے۔

○ افواہ تغیر پذیر ہوتی ہے اور اسے پھیلانے والے اس میں خود ساختہ تبدیلی پیدا کر لیتے ہیں۔

○ افواہ مفادات کے صحراؤں سے ابھرا ہوا ایک بگولا ہوتی ہے۔

○ افواہ کے پائیدان زبانیں اور اس کی پرواز کان ہوتے ہیں۔

○ افواہ کو اگر فوری طور پر ختم نہ کیا جائے تو اس کے بدنتائج ظاہر ہو جاتے ہیں۔ معاشرے میں بدامنی، خوف اور بے چینی کے اثرات نمایاں ہو جاتے ہیں۔ درج ذیل طریقوں سے آپ افواہ کی روک تھام کر سکتے ہیں۔

○ جھوٹ بولنا چھوڑ دیں۔ جس کو بھی جھوٹ بولتا سنیں اس کی حوصلہ شکنی کریں۔

○ ہر سنی سنائی بات پر یقین نہ کریں۔ بلکہ مستند ذریعہ سے موصول ہونے والی خبر کو ہی سچ سمجھیں۔

○ جب کسی خبر یا واقعے پر افواہ کا شک ہو تو پہلی فرصت میں کسی متعلقہ عہدیدار سے تصدیق کروائیں۔

○ غیر تصدیق شدہ اطلاعات، واقعات، بیانات یا خبروں کو آگے پھیلانے سے اجتناب کریں۔

○ بازار اور مارکیٹ وغیرہ میں گروپ بنا کر بیٹھنے اور بے مقصد بات چیت سے پرہیز کریں۔

○ کسی خبر میں ذاتی مفاد یا کسی خوف کی وجہ سے بے بنیاد باتوں کا اضافہ نہ کریں۔

○ بعض افراد کو افواہیں پھیلانے کی عادت ہوتی ہے۔ ہر تصدیق شدہ یا غیر تصدیق شدہ بات کو آگے پھیلانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ انہیں حکمت سے اس کام سے روکیں۔ اس وجہ سے معاشرے میں پھیلنے والے نقصانات سے آگاہ کریں۔

○ بچوں کو غیر تصدیق شدہ باتیں پھیلانے سے روکیں۔ اور ان کی اس لحاظ سے تربیت کریں کہ وہ سچ پر قائم ہوں۔

○ ہر بات کو سچائی اور عقل کے ترازو میں تولیں۔

لازم ہے کہ انسان بدظنی اور غضب سے بہت بچے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم رزاق محمود طاہر صاحب آج کل بعض نامساعد حالات میں مبتلا ہیں۔ جملہ احباب کرام سے حالات سازگار ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبد العزیز منگلا صاحب جنرل سیکرٹری علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا چھوٹا بیٹا عزیز عطاء المومن میو ہسپتال میں داخل ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم رانا عبد الستار صاحب، راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کینسر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

جرمن سپینش اور چینی زبانوں کی کلاسوں کا اجراء

○ مورخہ 97-9-8 کو دار النصر شرقی ربوہ میں جرمن اور سپینش زبانوں کی کلاسوں کا اجراء کیا گیا۔ قبل ازیں اس محلہ کے واقفین نو بچوں کو عربی زبان سکھانے کی کلاسیں جاری ہیں۔ مکرم بشارت احمد صاحب محمود (نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ) نے دعا کے ساتھ افتتاح کیا۔ مکرم عبد الحلیم احمد صاحب (انچارج شعبہ لینگویج وکالت وقف نو) نے وکالت کی نمائندگی کی۔

دار النصر شرقی کے واقفین نو بچوں کو چھ گروپوں میں تقسیم کرکے ایک جرمن زبان اور پانچ سپینش زبان کی کلاسیں شروع کی گئیں ہیں۔

مکرمہ امتہ الباسط صاحبہ جرمن زبان سکھائیں گی جبکہ مکرم سیدہ امتہ الودود صاحبہ سپینش زبان سکھائیں گی۔ یہ کلاسیں ہفتہ میں تین دن سوموار، منگل اور بدھ کو ہوا کریں گی۔ اس پروگرام کے نگران مکرم عبد الحمید شاہ صاحب (سیکرٹری وقف نو نصر شرقی) نے اس پروگرام کی تیاری کے لئے بڑی محنت اور کوشش سے کام کیا ہے۔ وکالت ان کی بے حد مشکور ہے۔

مورخہ 20- ستمبر کو دار النصر وسطی ربوہ میں واقفین نو بچوں کے لئے چینی زبان سکھانے کے لئے ایک کلاس جاری کی گئی۔ یہ کلاس ہفتہ، اتوار اور سوموار کو ہوا کرے گی۔ مکرم طارق سعید صاحب مربی سلسلہ یہ کلاس لیں گے۔

(وکالت وقف نو)

اعلان

○ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں ایک دو ماہ تک ماسٹرز پروگرام میں داخلہ کا آغاز ہو گا۔

گذشتہ سال کے میرٹس نظارت تعلیم میں موجود ہیں۔ میرٹس بنانے کا طریق و میرٹس کے بارے میں نظارت سے معلومات مل سکتی ہیں۔

○ وہ طلباو طالبات جنہوں نے امسال پنجاب یونیورسٹی لاہور میں داخلہ حاصل کیا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل معلومات نظارت کو ارسال کریں۔

1- اپنے شعبہ کا آخری اوپن میرٹ

2- اپنا گھر اور یونیورسٹی ہاسٹل کا ایڈریس

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

○ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے مندرجہ ذیل پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1- ایم اے/ایم ایس سی

شماریات، فزکس، کیمسٹری، میتھ، جغرافیہ، اسلامیات، عربی، تاریخ و مطالعہ پاکستان، انگریزی، اکنامکس، سیاسیات، اردو اقبالیات، جرنلزم، سرائیکی، فارسی، لائبریری و انفلمیشن سائنس، ایجوکیشن

2- ایل ایل بی/بی ایڈ

درخواست فارم وغیرہ 65 روپے کے عوض حبیب بنک لیمٹڈ کی مختلف شاخوں سے دستیاب ہیں جن کی تفصیل مورخہ 18- ستمبر کے جنگ میں ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30- ستمبر 97ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

○ مکرم محمد مالک خضر صاحب نصیر آباد حلقہ عزیز کی والدہ صاحبہ کچھ عرصے سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ موصوفہ کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

کفالت یتامی

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامی کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 258 خاندانوں کے 923 مستحق یتامی کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کرکے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔

اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامی" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں۔

یاد رہے کہ یتامی کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہو سکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ... مستحق ٹھہریں۔

ج۔ نیز ... کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے ... "کفالت یکصد یتامی" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامی یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامی" سے ایسے مستحق یتامی کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم، اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامی کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع، مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامی کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامی دار الضیافت ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

وہ کام کر کے دکھائیں جو خدا کے انبیاء کرتے ہیں۔ صدیوں کے مردے قبریں پھاڑ کر باہر نکلتے ہیں اور الٰہی رنگ اختیار کر جاتے ہیں۔ پس خدا کرے کہ ہمیں اس کی توفیق ہو۔ تمام دنیا میں خصوصیت سے اجتماع والوں کو اور بالعموم ساری جماعت کو یہی میری نصیحت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(از خطبہ 17- ستمبر 1993ء)

بقیہ صفحہ 5

کئے اور آپ کی وفات کو راہ مولیٰ میں جان قربان کرنا قرار دیا۔ میری جان میرے بھائی کے بارے میں جذبات نے ہمارے دلوں کو اطمینان سے بھر دیا ہے۔

آخر میں میں تمام ان عزیزوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں جو اس انتہائی صدمہ کے وقت ہمارے غم میں شریک ہوئے اور دور دراز شہروں سے آکر ہماری ہمت بندھائی۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطاء فرمائے اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

بقیہ صفحہ 6

ہیکٹرز سے کم زمین زیر کاشت ہے۔

فصلوں میں چاول، سبزیاں، کھجوریں، انجیر اور انگور شامل ہیں۔ سب سے زیادہ قدرتی ذریعہ آمد تیل ہے اور اسی طرح قدرتی گیس بھی ہے۔ سعودی عرب اور قطر کی طرح بحرین میں معدنیات نہیں پائے جاتے۔ انڈسٹری میں تیل صاف کرنے کی صنعت۔ ایلومینیم کشتیاں بنانے کی صنعت اور بڑے بحری جہاز بنانے کی صنعت۔ دستکاری اور اشیائے خورد و نوش کے کارخانے پائے جاتے ہیں۔ بجلی کی پیداوار 450 ملین KWH ہے۔

اوسطاً فی کس سالانہ آمدنی 5100 امریکن ڈالر ہیں۔ یہاں کی کرنسی "بحرینی دینار" کہلاتی ہے ایک دینار 1000 فلس پر تقسیم ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ برآمد ہونے والا تیل ہے اور اس طرح تیل سے تیار ہونے والی اشیاء 84 فی صد ایلومینیم 4 فی صد ہیں۔ یہ برآمدات زیادہ تر سعودی عرب 4 فی صد جاپان 11 فی صد اور متحدہ عرب امارات کو 18 فی صد ہوتی ہیں۔ اسی طرح 4 فی صد آسٹریلیا اور 8 فی صد سنگاپور کو برآمدات کی جاتی ہیں۔

درآمدات میں سب سے زیادہ کھانے پینے کی اشیاء۔ مشینری اور کیمیکل شامل ہیں۔ درآمدات زیادہ تر سعودی عرب 64 فی صد انگلستان 6 فی صد جاپان 5 فی صد اور امریکہ 7 فی صد ہے یہاں دو ایرپورٹ ہیں۔ بحرین میں دنیا کی تقریباً تمام ہوائی کمپنیاں کام کرتی ہیں۔

مواصلاتی نظام یہاں ایک ریڈیو سٹیشن اور ایک ٹیلی ویژن سٹیشن ہے جو کہ حکومت کے کنٹرول میں ہیں۔ یہاں سے چار اخبارات شائع ہوتے ہیں جو ہفتہ میں دو بار شائع ہوتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 23 ستمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 26 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ بھارتی وزیر اعظم اندر کمار گجرال نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر حل کرنے میں جلد بازی سے کام لینے پر پاکستان اور بھارت کے درمیان چوتھی جنگ ناگزیر ہو جائے گی۔ اس مسئلہ کو پر امن طریقے سے حل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کشمیر کی موجودہ صورتحال کو مزید پچاس سال تک برقرار رکھا جائے۔ اور اس کے بعد اسے ایک آزاد اور خود مختار ریاست بنا دیا جائے۔ جس کی سالمیت کے لئے پاکستان اور بھارت کشمیر میں عدم مداخلت کا معاہدہ کریں۔ پاکستان مسلمانوں کی اکثریت کی وجہ سے کشمیر پر حق جتا رہا ہے۔ جب کہ بھارت سیکولر نظام کو قائم رکھنے کے لئے کشمیر کو اٹوٹ انگ کہنے پر مجبور ہے۔ رائے شماری کے مطالبے پر پاکستان یہ بھول گیا ہے کہ معاہدہ شملہ اور تاشقند کے بعد وہ سلامتی کونسل کی دیمک زدہ قرار دادوں کا سہارا نہیں لے سکتا۔

○ پانی و بجلی کے وفاقی وزیر راجہ نادر پرویز نے کہا ہے کہ غیر ملکیوں سے تمام بجلی گھر واپس لے لئے جائیں گے۔ سابقہ دور میں طے پانے والے معاہدوں پر نظر ثانی نہیں ہوگی۔ بلکہ انہیں منسوخ کر دیا جائے گا۔ پاکستان میں غیر ملکیوں کے پاور سٹیشن نہیں چلنے دیں گے۔ ہم میں ایسا کرنے کی جرأت ہے۔ سابقہ دور میں واپڈا کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے غیر ملکی آقاؤں کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ یہ منافع بخش ادارہ اب خسارہ کے باعث ڈوب رہا ہے۔ صرف کوٹ ادو اور حب سے بجلی خریدنے کے لئے ہر ماہ تین ارب روپے ادائیگی کی جا رہی ہے۔ معیشت بحال کرنے کے لئے بجلی مہنگی نہیں بلکہ سستی اور عام کرنا ہو گی پاکستان کو بچانا ہے تو واپڈا کو بچانا ہو گا۔ ایماندار افسروں کو تحفظ دیا جائے گا۔ چھ ماہ کے اندر تبدیلی نہ لا سکا تو استعفیٰ دے دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ کوٹ ادو پاور سٹیشن ساڑھے سات ارب میں بیچا گیا تھا اس سے گیارہ ارب کی بجلی خریدتے ہیں جہاں ایک روپے 22 پیسے فی یونٹ بجلی پیدا ہوتی تھی اب 7 روپے میں خرید رہے ہیں۔

○ اقوام متحدہ کے ہیڈ کوارٹر نیویارک میں امریکہ کے صدر کلنٹن سے وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف نے اور بھارت کے وزیر اعظم اندر کمار گجرال نے تین گھنٹے کے وقفے سے ایک ہی روز ملاقات کی۔ پہلے امریکی صدر سے محمد نواز شریف نے ملاقات کی۔ پھر بھارتی وزیر اعظم ملے۔ نواز کلنٹن ملاقات میں جنوبی ایشیائی صورتحال پر اور پاک امریکہ تعلقات پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

○ وزیر اعظم پاکستان نواز شریف نے کہا ہے کہ عالمی رہنماؤں کے سامنے کشمیر افغانستان اور دیگر مسائل پر پاکستان کا موقف پیش کروں گا۔

○ بھارتی وزیر اعظم اندر کمار گجرال کی نیویارک آمد پر کشمیریوں اور سکھوں نے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا۔ پچاس مظاہرین گرفتار کر لئے گئے۔ کشمیری اور سکھ مظاہرین نے کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر بھارتی مظالم کے خلاف جبکہ کشمیر اور خالصتان کی آزادی کے حق میں نعرے درج تھے۔

○ رکن پنجاب اسمبلی منشا سندھو کا سمگلنگ کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گرفتاری ایک بھارتی سمگلر گجن سنگھ کی نشان دہی پر عمل میں آئی۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ جماعت کی مرکزی شوریٰ کی متفقہ رائے یہ ہے کہ موجودہ حکومت کو ملنے والا مینڈیٹ جعلی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اصل گٹھ جوڑ بے نظیر اور نواز شریف کے درمیان ہے۔ مسلم لیگ کو تحریک چلا کر اقتدار سے نکالنا اپنا حق سمجھتے ہیں نہ پیپلزپارٹی آئے گی اور نہ ہی مارشل لاء لگے گا۔ اگلے ماہ تحریک کے اگلے مرحلے کا اعلان کریں گے۔

○ جمعیت علماء اسلام (ف) نے انسداد دہشت گردی ایکٹ مسترد کر دیا ہے۔ جے یو آئی کے صدر مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ نواز شریف یا بے نظیر سے نفاذ اسلام کی توقع بھول ہے۔

○ ساہیوال میں مکان کی چھت گرنے سے ماں چار بچوں سمیت جاں بحق ہو گئی ہے۔ محلہ والوں نے صبح نعشیں نکالیں۔ ایک بچہ معجزانہ طور پر بچ گیا۔

○ نیویارک میں وزیر اعظم محمد نواز شریف نے یوکرائن کے صدر سے اقتصادی اور دفاعی تعاون پر تبادلہ خیال کیا۔ دونوں ملکوں میں ایک دوسرے کے سفارتخانے جلد کام شروع کر دیں گے۔

○ امریکہ میں غیر قانونی تارکین وطن کے لئے ایک نیا قانون بنا ہے جس کے تحت ان تمام لوگوں کو جن کا قیام قانونی نہیں ہے جو گرین کارڈ کے لئے اپنی باری کا انتظار کر رہے ہیں 27 ستمبر تک ملک سے چلے جانا ہو گا۔ لاکھوں پاکستانی بھی متاثر ہوں گے۔ موجودہ قانون 27 ستمبر کو ختم ہو رہا ہے اگر آئی 245 قانون کی تجدید ہوئی تو امریکہ میں موجود تارکین وطن کو گرین کارڈ مل جائے جائے گا۔ اگر تجدید نہ ہوئی تو لوگوں کو پریشانی کا سامنا ہو گا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں شدید جھڑپوں کے نتیجہ میں 16 بھارتی فوجی ہلاک اور 26 مجاہد شہید ہو گئے ہیں۔ بھارتی مظالم کے خلاف پوری وادی میں مکمل ہڑتال اور احتجاجی مظاہرے ہوئے۔

○ اسرائیل نے کہا ہے کہ ایران کو میزائل پروگرام میں مدد دینے پر امریکہ روس کے خلاف اقتصادی پابندیاں لگا دے۔

○ قاہرہ میں ہونے والے عرب لیگ کے وزراء خارجہ کے اجلاس میں رکن ملکوں سے کہا گیا ہے کہ لیبیا پر اقوام متحدہ کی طرف سے عائد تادیبی پابندیاں نرم کرانے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

○ بھارتی وزیر داخلہ اندر جیت گپتا نے کہا ہے کہ بھارتی فوج کو کشمیری مجاہدین کے ہاتھوں بھاری جانی نقصان ہو رہا ہے۔ پاکستان چھوٹے پیمانے پر جنگ میں مصروف ہے۔ جبکہ بھارت کے فوجی حکام نے کہا ہے کہ مجاہدین سے مذاکرات کئے جائیں۔

○ مبصرین کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس میں سلامتی کونسل کا رکن بننے کی بھارتی کوششیں ناکام ہو گئی ہیں۔ اس لئے مستقبل قریب میں بھارت کے سلامتی کونسل کا ممبر بننے کا کوئی امکان نہیں۔

○ اسرائیلی فوج نے الخلیل میں ایک اور مسجد بند کر دی۔ اس کے علاوہ اسرائیلی فوجیوں نے حملوں کے خطرے پر نابلوس کے قریب رات کو چھاپے مار کر 40 فلسطینی گرفتار کر لئے۔

○ لشکر جھنگوی کے دہشت گرد ساجد طفیل عرف ابوذر نے انکشاف کیا ہے کہ ہمارا اگلا نشانہ فخر امام اور ربائی بنگلہ کی امام بارہ گاہ تھی۔ ملزم کی نشان دہی پر نندپور کی مسجد سے روسی ساخت کے دستی بم وائرلیس اور دیگر ہتھیار برآمد کر لئے گئے۔

○ جامع مسجد دہلی کے امام سید عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ گجرال مسلمانوں کے ہمدرد نہیں۔ بھارت کے مسلمانوں کو متعصب ہندو تنظیموں اور جماعتوں سے خطرہ ہے وہ مسلمانوں کے خون کی پیاسی ہیں۔

○ بی بی سی کے مطابق جولائی اگست میں حکومت ٹیکس جمع کرنے کا ہدف پورا نہیں کر سکی اس لئے آئی ایم ایف نے قرضے کی درخواست پر غور ملتوی کر دیا ہے۔ حکومت پاکستان نے آئی۔ ایم۔ ایف کے دباؤ پر بینکوں کی نجکاری کا عمل تیز تر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ ایران کے خلاف امریکہ کی مہم میں روس بھی شریک ہو گیا ہے۔ روس ایٹمی بجلی گھر بنانے میں ایران کی مدد کر رہا تھا امریکہ نے اسے ختم کرنے کے لئے کہا روس نے تجویز پیش کی ہے کہ ایران کے ایٹمی بجلی گھر کی امریکہ اور روس مشترکہ نگرانی کریں۔

○ ڈھاکہ میں اپوزیشن بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی کی اپیل پر زبردست ہڑتال ہوئی۔ اس کا مقصد پولیس ملازموں پر احتجاج کرنا تھا۔

○ مزار شریف پر شکست کھانے کے بعد جنرل دوستم، عبدالمالک اور کمانڈر مسعود نے بڑے حملے کی تیاری شروع کر دی ہے۔

○ پولینڈ میں پارلیمنٹ کے انتخابات میں حکمران جماعت شکست کھا گئی۔

عطیۂ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

ھوالشافی
مرض اٹھراء خصوصاً اور دیگر
تمام امراض کے علاج کیلئے
طب یونانی کا
مایہ ناز ادارہ
خورشید
یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون
211538

ضرورت ہے

ہمیں اکاؤنٹس اور آڈٹ کے لئے کراچی، کوئٹہ، گوجرانوالہ، سکھر، ساہیوال، بنوں، کوہاٹ، سرگودھا، ملتان، وزیر آباد، گجرات، بہاولپور اور اوکاڑہ میں چند احباب کی ضرورت ہے جو بی کام ہوں۔ تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔
خواہش مند احباب اپنے صدر صاحب حلقہ کی وساطت سے درخواست بھجوائیں۔

چیف اکاؤنٹنٹ
او سی ایس پاکستان پرائیویٹ لمیٹڈ
ورلڈ وائیڈ ہاؤس
C-17 مین کورنگی روڈ۔
ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی فیز II نیشنل ہائی وے کراچی

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
• کیڈمیم کے ساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات • زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی • زیورات کی دنیا میں منفرد نام
دوکان : 212837
گھر : 212175
نسیم جیولرز
(اقصیٰ روڈ)
ربوہ
پروپرائیٹرز :
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف